بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

The Daily **ALFAZL** RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

بروز شنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ — ۲۶ نبوت ۱۳۴۵ ہش — ۱۲ شعبان ۱۳۸۶ھ — ۲۶ نومبر ۱۹۶۶ء — نمبر ۲۷۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز اور روزہ کے برکات ملتے ہیں اور اسی دنیا میں ملتے ہیں

لیکن ان عبادات کو اس مقام تک پہنچانا چاہیئے جہاں یہ مثمر ثمرات ہوتی ہیں

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز روزہ کی وجہ سے برکات حاصل نہیں ہوتے وہ غلط کہتے ہیں۔ نماز اور روزہ کے برکات اور ثمرات ملتے ہیں اور اسی دنیا میں ملتے ہیں۔ لیکن نماز روزہ اور دوسری عبادات کو اس مقام اور جگہ تک پہنچانا چاہیئے جہاں وہ برکات دیتے ہیں صحابہؓ کا سا رنگ پیدا کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کرو۔ پھر معلوم ہوگا کہ کیا کیا برکات ملتے ہیں۔

میں صاف صاف کہتا ہوں کہ صحابہؓ میں ایسا ایمان تھا جو تم میں نہیں انہوں نے خدا تعالےٰ کے لئے اپنا فیصلہ کر لیا تھا ایسے لوگ قبل از موت مر جاتے ہیں اور قبل اس کے کہ قربانی دیں وہ سمجھتے ہیں کہ دے چکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کیا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا درجہ نماز روزہ، صدقات اور خیرات کی وجہ سے ہے؟ نہیں بلکہ اس چیز کے ساتھ اس کا درجہ بڑا ہے جو اس کے دل میں ہے۔ حقیقت میں وہی بات ہے جو ان اعمال کا بھی موجب اور باعث ہوتی ہے۔ جس قدر لوگ اہل اللہ گذرے ہیں ان کے مدارج ترے ان اعمال کی وجہ سے نہیں ہیں ان اعمال میں اور بھی شریک ہیں۔ مسجدیں بھری پڑی ہیں۔ ان لوگوں کی زندگی سفلی ہوتی ہے۔ یہ دنیا اور اس کی گندگیوں کو چھوڑ کر الگ نہیں ہوتے ان کے اعمال میں زندگی کی روح نہیں ہوتی لیکن جب انسان اس سفلی زندگی سے نکل آتا ہے تو اس کے اعمال میں اخلاص ہوتا ہے وہ ہر قسم کی ناپاکیوں سے الگ ہو جاتا ہے۔ پھر اسے وہ قوت اور طاقت ملتی ہے کہ وہ شئی اور امانت اللہ جس کو اٹھانا مشکل ہے وہ اٹھا لیتا ہے جس کی اطلاع فرشتوں کو بھی نہیں ہوتی وہ بھی یہی نماز روزہ کرتے ہیں اور دنیا بھی یہی کرتی ہے۔ مگر ان کی نماز اور دنیاداروں کی نماز میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۸۳ و ۳۸۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۶ء (بذریعہ فون)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آجکل کراچی میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق ۲۳ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو پیچش سے اب آرام ہے اور اپریشن کے بعد عام کمزوری میں بھی آہستہ آہستہ فرق پڑ رہا ہے۔ مگر بحالیٔ صحت کی رفتار کم ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

وہ خواتین جو مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ رکھتی ہیں اپنی درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ دس رمضان المبارک یا ۲۵ دسمبر تک بھجوا دیں۔ اس کے بعد آنے والی درخواست پر غور نہیں کیا جا سکے گا۔

خاکسار۔ مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے اشتراک عمل سے ۲۵ نومبر سے ۳ دسمبر ۱۹۶۶ء تک "ہفتۂ صفائی" منا رہی ہے۔ اس ہفتہ میں مکھیوں کو ختم کرنے نیز جسم اور راستوں کی صفائی کی طرف خاص توجہ دی جائے گی۔ ربوہ کے خدام اس عرصہ میں اپنے اپنے حلقہ جات میں وقار عمل کریں گے۔ اہل ربوہ سے درخواست ہے کہ اس ہفتہ صفائی کو کامیاب بنانے میں منتظمین کے ساتھ تعاون فرماویں۔

(مہتمم مقامی)

چھٹا آل ربوہ اردو مباحثہ

سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام چھٹا آل ربوہ اردو مباحثہ مورخہ ۲۶ نومبر بروز ہفتہ چھ بجے شام کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔ ربوہ میں رہنے والے تمام مقررین کو مقابلہ میں شرکت کی اجازت ہے۔ موضوع یہ ہوگا:

"بڑھاپے کا ہوش جوانی کے جوش سے بہتر ہے۔"

(چوہدری محمد نواز سیکرٹری یونین)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۶ء

اسلام پسند عناصر کیلئے لمحہ فکریہ

(۲)

بھارت کے مسلمان کیا کریں کے زیر عنوان ہم نے ایک گزشتہ اشاعت میں لکھا ہے کہ انہیں مذہب کا دامن مضبوطی سے پکڑ لینا چاہیئے۔ اور وہ سچے دل سے مسلمان بن جائیں۔ تو یہی ان کے لئے ہرطرح سے نجات کا موجب بن سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انہیں ملکی سیاست سے بالکل الگ ہوجانا چاہیئے۔ تاہم اس کا مطلب یہ ضرور ہے کہ انہیں زیادہ سے زیادہ مذہب کی پابندی کرنی چاہیئے اور جیسا کہ صوفی نذیر احمد صاحب نے فرمایا ہے انہیں اپنا موقف اسلام کی بنیادوں پر متعین اور استوار کرنا چاہیئے اور اس کی مناسبت سے اکثریت کو اپنے قریب لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ہم نے لکھا تھا کہ اسلام ہر مذہب کو تعاون علی البر کی دعوت دیتا ہے۔ ہندوازم موجودہ صورت میں بھی بہت سے ایسے پہلو رکھتا ہے کہ اگر ان پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر کوشش کی جائے تو ہندوؤں کی اکثریت کو اسلام کی حقیقت سے آشنا کیا جا سکتا ہے۔ ہندو باوجود موجودہ خرابیوں کے جو امتداد زمانہ سے اس کی فطرت میں گھس آئی ہیں۔ بنیادی طور پر ایک مذہب پسند قوم ہے۔ مذہبی تعصب جو آج کل ہندو میں پایا جاتا ہے یہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ہندو مذہب پسند انسان ہے۔ اور اگر ہندو مت کا ہمدردانہ مطالعہ کیا جائے۔ اور ان کی کتب کو کھنگالا جائے۔ تو ان میں وہ سچائیاں موجود ملیں گی۔ جو اسلام میں موجود ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو آج کا مسلمان بھی اسلامی سچائیوں کا اسی طرح پابند نہیں رہا۔ جس طرح موجودہ ہندو بعض رسومات کا پابند ہے۔ اسی طرح مسلمان اپنی حقیقی دین سے ہٹ کر بعض غیر اسلامی رسومات کے جال میں پھنس گیا ہوا ہے۔ اگر مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان بن جائے۔ تو پھر صرف یہی امر بہت سے ہندوؤں کو متاثر کر سکتا ہے۔

یہ ایسی بات ہے جس کی مثالیں اس ملک کی تاریخ میں موجود ہیں چنانچہ جب حضرات علی ہجویریؒ اور خواجہ معین الدین چشتیؒ جیسے درویش بزرگ ہندوستان میں آئے۔ اور انہوں نے اسلام کا صحیح نمونہ پیش کیا۔ تو ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں ہندو ان سے متاثر ہوئے۔ ان میں بہت سے ہندو رہتے ہوئے بھی ان کے مرید بن گئے۔ اور آج بھی لاکھوں ہندو بھارت میں موجود ہیں۔ جو ان مسلمان بزرگوں کے نام لیوا ہیں یہ کسی دباؤ سے نہیں بلکہ محض ارادت سے ہوا ہے۔ اور ان درویشوں کی اچھی اسلامی زندگی سے متاثر ہو کر غیر مسلم ان کے گرد جمع ہوتے رہے تھے۔ اور ان سے فیض پاتے رہے ہیں۔

یہاں ہمارا روئے سخن عام مسلمان سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ بھی عام ہندو کی طرح رسوم پرست بن گیا ہوا ہے۔ اور اس کا اسلام بھی تمام ہندو کے دین کی طرح برائے نام ہے۔ البتہ جس طرح ہندو اپنے مذہب کے لئے متعصب ہے۔ اسی طرح مسلمان بھی برائے نام اسلام سے چمٹا ہوا ہے۔ اس لئے ہمارا مخاطب عام مسلمان کی بجائے اہل علم حضرات ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ بجائے معاندانہ طریق کار کے اسلامی طریق کار اختیار کریں۔ اور جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غیر مسلموں اہل کتاب اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو تعاون علی البر کی دعوت دی تھی۔ اسی طرح اپنے رسول کی سنت کے مطابق غیر مسلموں کو تعاون علی البر کی دعوت دیں۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے موجودہ ہندو مت میں بھی حقیقی دینی سچائیاں جھلک رہی ہیں۔ اگر مسلمان اہل علم حضرات اسلامی اخلاق کا نمونہ پیش کریں تو ہندوؤں کی اکثریت کو اپنے قریب کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ ہمیں اس بات کے اظہار میں تذبذب نہیں ہے کہ مسلمانوں نے امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ اسلام کے حقیقی مشن کو فراموش کر دیا ہے۔ اور بعض علماء نے وقتی حالات سے متاثر ہو کر ایسی باتوں کو جزو ایمان بنایا ہوا ہے۔ جو استثنائی صورت رکھتی تھیں۔ مثلاً جہاد بالسیف اور قتل مرتد کے ایسے مسائل ہیں۔ جو محض استثنائی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور محض دفاعی ہیں۔ لیکن بعض برخود غلط اہل علم حضرات نے ان مسائل کو بنیادی حیثیت دے دی ہوئی ہے۔ اسلام حالات کے مطابق مجبوراً دفاع کے لئے تلوار اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔ مگر یہ اسلام کا بنیادی مسئلہ نہیں ہے۔ صرف اس صورت میں جب دشمن تلوار سے اسلام کو مٹانا چاہے۔ مسلمان کو حالات کے مطابق اور کڑی شرائط کے ساتھ تلوار اٹھانے کی اسلام ضرور اجازت دیتا ہے مگر اس کے ساتھ ایسی شرائط لگا دیتا ہے کہ انسان ان شرائط سے ہی اندازہ لگا سکتا ہے کہ اسلام قتال سے حتی الوسع بچنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اور اس کا اصل مشن دنیا میں پرامن مجاہدہ ہے۔ یعنی نہایت احسن طریقے سے قیام امن کی دعوت دینا ہی اسلام کا منتہائے مقصود ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے رسالہ "پیغام صلح" میں فرماتے ہیں:۔

"بعض ناسمجھ جو اسلام پر جہاد کا الزام لگاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ سب لوگ جبراً تلوار سے مسلمان کئے گئے تھے۔ افسوس ہزار افسوس کہ وہ اپنی بے انصافی اور حق پوشی میں حد سے گزر گئے ہیں۔ ہائے افسوس ان کو کیا ہوگیا کہ وہ عمداً صحیح واقعات سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم عرب کے ملک میں ایک بادشاہ کی حیثیت سے ظہور فرما نہیں ہوئے تھے۔ تا یہ گمان کیا جاتا کہ چونکہ وہ بادشاہی جبروت اور شوکت اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ اس لئے لوگ جان بچانے کے لئے ان کے جھنڈے کے نیچے آگئے تھے۔

پس یہ سوال تو یہ ہے کہ جب کہ آپ کے لئے اپنی غریبی اور مسکینی اور تنہائی کی حالت میں خدا کی توحید اور اپنی نبوت کے بارے میں منادی شروع کی تھی۔ تو اس وقت کس تلوار کے خوف سے لوگ آپ پر ایمان لے آئے تھے اور اگر ایمان نہیں لائے تھے۔ تو پھر جبر کرنے کے لئے کس بادشاہ سے کوئی لشکر مانگا گیا تھا۔ اور مدد طلب کی گئی تھی۔"

(پیغام صلح ص۲۶ و ص۲۷)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

چونکہ امسال رمضان المبارک وسط دسمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جلسہ سالانہ وسط جنوری کے بعد ہو۔ اب حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کا جلسہ سالانہ دسمبر کی بجائے انشاء اللہ تعالےٰ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ منعقد ہوگا۔ عہدہ داران جماعت احباب کو تاریخوں کی اس تبدیلی سے مطلع فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نویں سالانہ اجتماع کے افتتاح کے موقع پر

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی کی اہم تقریر

خلیفۂ وقت کی جاری کردہ تحریکوں کو کامیاب بنانا ہمارا اولین فرض ہے

(۳)

تحریک وقفِ زندگی

تیسری تحریک جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے سامنے رکھی ہے وہ وقفِ زندگی کی تحریک ہے۔ گو عورتوں کا اس سے براہِ راست تعلق نہیں کیونکہ وہ اکیلی شہر سے باہر جا کر کام نہیں کر سکتیں لیکن بالواسطہ طور پر وہ اس میں حصّہ لے سکتی ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی بہن ایسی نہیں جس کا خاوند، بھائی، بیٹا یا کوئی اور رشتہ دار اس کے زیرِ اثر نہ ہو۔ اگر ان کو وہ وقفِ عارضی میں حصّہ لینے کی ترغیب دیں تو وہ بھی ثواب کی مستحق ہوں گی۔ جماعت کو واقفینِ زندگی کی ضرورت ہے مگر ماؤں کو احساس نہیں ہوتا۔ تبلیغِ اسلام کے لئے واقفین آپ نے مہیا کرنے ہیں۔ اپنے بیٹوں، بھائیوں اور خاوندوں کو آپ نے وقف پر آمادہ کرنا ہے مگر بعض عورتیں ایسی ہیں کہ جب خاوند تبلیغ کے لئے جانے لگتا ہے تو اس کے پاؤں میں زنجیریں ڈال دیتی ہیں اور اسکے جانے کے بعد اسے اپنی تکالیف کا احساس دلاتی ہیں۔ اُن کا یہ اظہار ان کے خاوندوں کو خدا کی راہ میں کام کرنے سے باز رکھتا ہے۔ ملک سے باہر ہوتے ہوئے بھی انہیں اشاعتِ اسلام کی فکر کی بجائے یہ فکر رہتی ہے کہ ہمارے بعد ہمارے بیوی بچے تنگی سے گزر کر رہے ہیں اور کچھ وقت بچا کر کچھ اور کام کرنا چاہیئے تاکہ بیوی بچوں کی مشکلات کو دور کر سکیں۔ اس طرح عورتیں اشاعتِ اسلام میں رخنہ ڈالنے کا موجب بنتی ہیں۔ کیا صحابیات ہمارے جیسی عورتیں نہیں تھیں؟ کیا حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ ہمارے جیسی عورتیں نہیں تھیں۔ حضرت خدیجہؓ نے شادی کے بعد اپنے تمام اموال، زیور اور غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دئے۔ حضرت عائشہؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بے انتہا مال و متاع ملا۔ ہر صحابی اور ہر مسلمان کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو ہم میں موجود نہیں اس لئے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں نذرانہ پیش کریں۔ ہزاروں اور لاکھوں دینار آپ کے پاس ہوتے تھے مگر آپ اپنے اوپر کبھی خرچ نہ کرتی تھیں بلکہ ضرورت مندوں، غرباء اور مساکین میں تقسیم فرما دیتی تھیں۔

وہ بھی عورتیں تھیں۔ انہوں نے اپنی خواہشات کو خدا تعالیٰ کے لئے اور اسلام کی سربلندی کے لئے قربان کر دیا۔ مگر ان کا بچہ یا خاوند جنگ میں جانے سے گریز کرتا تو سخت ناراض ہوتیں اور اپنے بیٹوں کو کہتیں کہ اگر تم جنگ میں نہ گئے اور اسلام کی خاطر نہ لڑے تو میں تمہیں دودھ نہیں بخشوں گی۔ اور خاوندوں کو کہتیں کہ ہم برداشت نہیں کر سکتیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنگ پر جا رہے ہوں اور تم گھروں میں بیٹھے رہو۔ اگر آج احمدی عورتوں میں وہی جذبہ اور قربانی کی روح اور وہی خصوصیات پیدا ہو جائیں جو ان صحابیات میں تھیں۔ اگر آج وہ اسلام اور کفر کی اس آخری جنگ میں اسی طرح حصّہ لیں جس طرح صحابیات نے کفر کے خلاف جنگوں میں حصّہ لیا تو احمدی عورتیں بھی وہی درجات حاصل کر سکتی ہیں جو صحابیات نے حاصل کئے۔ یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ احمدی عورتوں میں اس قربانی اور جذبہ کی مثالیں نہیں ہیں۔ احمدی خواتین میں بھی ایسی پائی جاتی ہیں جنہوں نے شاندار قربانی کا مظاہرہ کیا۔ حضرت درد صاحبؓ مرحوم، حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ مرحوم اور حضرت شمس صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی بیویوں کی مثالیں موجود ہیں کہ خاوند مسلسل کئی کئی سال تک باہر رہے مگر وہ حرفِ شکایت زبان پر نہ لائیں۔ آج اسلام کو اشد ضرورت ہے اس بات کی کہ ایسے مبلغین اور واقفین سامنے آئیں جو اسلام کے لئے ملک ملک، قریہ قریہ اور بستی بستی میں پھیل جائیں۔ لیکن آئندہ جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جو اس نے حضرتِ مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہیں اسلام کو غلبہ ہو جائے گا اور اسلام دنیا میں پھیل جائے گا تو اس وقت نہ اتنے مبلغین کی ضرورت ہو گی نہ مجاہدین کی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سنہری موقع عطا فرمایا ہے کہ قربانیاں کر کے ثواب حاصل کریں۔ زندگیاں تو مردوں نے وقف کرنی ہیں مگر عورتیں مردوں کو اپنے اثر سے اور ترغیب دلا کر اور اپنے بیٹوں کو وقف کر کے اس ثواب میں حصّہ دار بن سکتی ہیں۔

رسومات ترک کرنے کی تحریک

ان تحریکات کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے احباب کو رسومات ترک کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ ہمارا نصب العین دنیا میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے جھنڈے کو بلند کرنا ہے یعنی ہماری زندگیاں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہوں۔ وہی ہمارا مطلوب و مقصود ہو۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں دنیا کے تمام تعلقات، برادری، رشتہ داریاں، عزیز و اقارب اور دوستیاں ہیچ ہو جائیں اس جذبہ کے بغیر انسان اللہ تعالیٰ کا عبد نہیں بن سکتا۔ اور اپنی پیدائش کی غرض ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کو پورا نہیں کر سکتا۔ عورتوں میں باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے بہت سی رسومات پائی جاتی ہیں۔ بعض رسومات کا تعلق مذہب سے ہے، بعض کا بچہ کی پیدائش، بعض کا شادیوں سے اور بعض کا وفات سے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کتاب اللہ کے برخلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب بدعت ہے اور سب بدعت فی النّار ہے۔ اسلام اس بات کا نام ہے کہ بجز اس قانون کے جو مقرر ہے اِدھر اُدھر بالکل نہ جائے۔ کسی کا کیا حق ہے کہ بار بار ایک شریعت بنا دے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صہ ۱۶۳)

اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں:۔

"تم یاد رکھو کہ قرآن شریف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی پیروی اور نماز روزہ جو مسنون طریقے ہیں ان کے سوا خدا کے فضل اور برکات کے دروازے کھولنے کی اور کوئی کنجی ہے ہی نہیں۔ بھولا ہوا ہے وہ جو ان راہوں کو چھوڑ کر کوئی نئی راہ نکالتا ہے۔ ناکام مرے گا وہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرمودہ کا تابعدار نہیں بلکہ اَور راہوں سے اُسے تلاش کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صہ ۱۲۹)

اسلامی شریعت کے ماخذ تین ہیں۔ قرآن، سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حدیث یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور اس زمانہ کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے لئے حکم اور عدل بنا کر بھیجا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی تحریک جدید اسی غرض سے جاری فرمائی تھی کہ جماعت کی عورتیں سادگی اختیار کریں۔ رسومات ترک کریں۔ بے فائدہ رسومات پر روپے ضائع نہ کریں اور جماعت کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے میں ممد ہوں اور یہ کام صرف ایک یا دو عورتوں کے کرنے کا نہیں۔ کسی قوم کی ترقی بھی اتحاد کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

یومئذٍ یصدر النّاس
اشتاتاً لیروا اعمالھم

(سورۃ زلزال)

اس دن لوگ مختلف گروہوں کی صورت میں جمع ہوں گے تاکہ اپنی کوششوں کے نتائج دیکھ لیں۔ اس وقت دجالیت، دہریت اور عیسائیت متحدہ طور پر اسلام پر حملہ آور ہے۔ ہماری جماعت نے اس کا مقابلہ کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے چند اہم ارشادات

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ تھا

کہ وہ اپنے مامور کو ایسی جماعت عطا فرمائیگا جو قربانی دینے والی ہوگی، معمولی جماعت نہیں۔ الفت فیہا و تخلّت کے مطابق اپنے مال، جان، عزّت اور جذبات غرض ہر چیز خدا کی راہ میں قربان کرنے والی ہوگی۔ اس لئے ضرورت ہے کہ باہمی اتحاد اور تعاون کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں دیتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے والے ہوں اور ان وعدوں کو قریب تر لانے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے غلبہ کے متعلق اپنے مامور سے کئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا تو یہ ہے کہ ایک پاک دل جماعت مثل صحابہؓ کے بن جائے ..... سوچو کہ جو شخص دنیاداری میں غرق ہے اور دین کی پرواہ نہیں رکھتا۔ اور اگر تم لوگ بیعت کرنے کے بعد بھی ویسے ہی رہو تو تم میں اور اس میں کیا فرق ہے؟ بعض لوگ ایسے کچے اور کمزور ہوتے ہیں کہ انکی بیعت کی غرض بھی دنیا ہی ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد اُن کے دنیاداری کے معاملات میں ذرا سا فرق آجائے تو پھر پیچھے قدم رکھتے ہیں۔“

”یاد رکھو یہ جماعت اس بات کے واسطے نہیں کہ دولت اور دنیاداری میں ترقی کرے اور زندگی آرام سے گزار دے ایسے شخص سے تو خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ چاہیئے کہ صحابہؓ کی زندگی کو دیکھو۔ وہ زندگی سے پیار نہ کرتے تھے ہر وقت مرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ بیعت کے معانی ہیں اپنی جان کو بیچ دینا۔ جب انسان زندگی کو وقف کر چکا تو پھر دنیا کے ذکر کو درمیان میں کیوں کرتا ہے۔ ایسا آدمی تو صرف رسمی بیعت کرتا ہے۔ وہ تو کل بھی گیا اور آج بھی گیا۔ یہاں تو صرف ایسا شخص رہ سکتا ہے جو ایمان کو درست کرنا چاہے۔ انسان کو چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا روز مطالعہ کرتا رہے۔“

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۸۴)

اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں:۔

”میں یہی نمونہ صحابہؓ کا اپنے احبابِ جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو وہ مقدم کر لیں اور کوئی امر ان کی راہ میں روک نہ ہو۔ وہ اپنے مال و جان کو ہیچ سمجھیں ....“

خلاصہ یہ کہ ہمارا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے جویا اور طالب رہیں اور اس کو اپنا اصل مقصود قرار دیں اور ہماری ساری کوشش اور تگ و دَو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے میں ہونی چاہیئے خواہ وہ شدائد اور مصائب ہی سے حاصل ہو یہ رضائے الٰہی دنیا اور اسکی تمام لذّات سے افضل اور بالا تر ہے۔“

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۸۲)

لہٰذا تربیت کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اپنے نفوس میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ تبلیغ بھی اسی وقت کامیاب ہو سکتی ہے جب ہمارا اپنا نمونہ قال اللہ و قال الرّسول کے مطابق ہو اور اس کے لئے سب سے زیادہ ضرورت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت کی اور خلافت سے وابستگی کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور یہی محبتِ الٰہی کے حصول کا آسان ترین نسخہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قل ان کنتم تحبّون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سبکو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی زندگیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل فرمانبرداری میں بسر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت کو حاصل کر سکیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ اٰل محمّدٍ وبارک وسلم انّک حمیدٌ مجیدٌ۔

سکیم ناظرہ و ترجمہ قرآن مجید اور لجنات اماء اللہ

حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیّہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے قریباً نو ماہ ہو چکے ہیں کہ جماعت کے سامنے قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ سیکھنے کی سکیم رکھی جا چکی ہے۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنات کی نمائندگان سے خطاب فرماتے ہوئے بھی ارشاد فرمایا تھا کہ اپنے مولا سے عہد کیا ہے کہ تین سال کے اندر اندر تمام جماعت کے افراد کو ناظرہ سکھانے کا انتظام کر دوں گا۔ حضور کی تحریک کو کامیاب بنانے کی ذمّہ داری جس قدر مردوں پر ہے اسی قدر عورتوں پر ہے۔ لجنات کے عہدہ داروں کا سب سے بڑا کام ہی یہی ہے کہ وہ ناظرہ قرآن مجید کو عورتوں اور بچّوں میں سو فیصدی تک پہنچا دیں۔ لجنہ مرکزیہ نے فارم چھپوا کر تمام لجنات کو اس غرض سے بھجوائے تھے تا ہر جماعت کی عورتوں اور لڑکیوں کے صحیح کوائف کا علم ہو سکے مگر ابھی تک ۱۵۷ لجنات کی طرف سے اور ۱۴۴ لجنات کی پانچ سے پندرہ سالہ بچیوں کے کوائف مرکز کو وصول ہوئے ہیں۔ سالِ رواں میں لجنہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ سال کے آخر پر جو سالانہ کام کے نمبر لگا کر اوّل، دوم، سوم کا فیصلہ کیا جاتا ہے اس میں سب سے زیادہ قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ کے کام کو مدنظر رکھا جائے گا اور اس غرض سے صرف پچاس نمبر اس کام کے رکھے گئے ہیں۔ تمام لجنات جہاں ابھی تک اس سکیم پر عمل درآمد نہیں ہونا شروع ہوا اور ایسی خواتین یا بچیاں پائی جاتی ہیں جنہوں نے ناظرہ نہیں پڑھا ہوا ان کے پڑھانے کا انتظام کریں جو مستورات ناظرہ جانتی ہیں ان کے سپرد کریں اسی طرح ترجمہ پڑھانے کا بھی انتظام کریں اور پھر باقاعدگی سے ماہوار تفصیلی رپورٹ اعداد و شمار کے ساتھ مرکز کو بھجواتی رہیں یہ بھی عہدہ داران نوٹ کر لیں کہ آئندہ کام کا فیصلہ سالانہ رپورٹوں پر نہیں بلکہ ماہانہ رپورٹوں پر کیا جائے گا۔ جن لجنات نے ابھی فارم پُر کرکے نہیں بھجوائے وہ جلد از جلد مکمل کوائف تمام خواتین اور بچیوں کے بھجوائیں اور اگر کسی لجنہ کے پاس فارم نہ پہنچا ہو وہ دفتر میں لکھ کر منگوا سکتی ہیں۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیّہ

محترم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ کی وفات پر قرارداد تعزیت

لجنہ اماء اللہ لاہور اور مدرسہ مسجد دارالذکر کے اسٹاف کا ایک مشترکہ ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل تعزیتی قرارداد پاس کی گئی:۔

ہم ممبرات لجنہ لاہور و اسکول سٹاف مکرم مولوی عبد القادر صاحب مربی سلسلہ مقیم لاہور کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ مولوی صاحب کی زندگی ہمارے لئے اس لحاظ سے قابلِ رشک تھی کہ آپ نومسلم تھے مگر اپنے خلوص اور علم میں اس قدر ترقی کر گئے تھے کہ کئی سال سے آپ لاہور جیسے شہر میں مربی سلسلہ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ اور اس دوران آپ نے کئی بلند پایہ کتب تصنیف فرمائیں۔ لجنہ لاہور کو بھی آپ کا پورا پورا تعاون حاصل تھا۔ آپ لجنہ کے کام کو پوری توجہ سے سرانجام دیتے تھے۔

ہم ممبرات لجنہ لاہور و اسکول اسٹاف مکرم مولوی صاحب کی اہلیہ صاحبہ اور صاحبزادیوں و صاحبزادوں اور دیگر لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم و مغفور کو اپنے قرب کے بلند مقام سے نوازے اور آپکی اہلیہ و بچّوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

اطفال الاحمدیہ! وقفِ جدید کی مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیّہ)

مکرم شیخ نصیر الحق صاحب مرحوم کی یاد میں

حاجی نصیر مہر و محبت کی جان تھے !
میرے قدیم دوست میرے مہربان تھے
موصی تھے اک بزرگ تہجد گزار تھے
مخلص تھے، دردمند تھے الفت شعار تھے
نقشِ وفا تھے شہرِ وفا ناشناس میں
غمخواریاں تھیں خوئے مروت اساس میں
ہمدرد بے کسوں کے غریبوں کے غمگسار
حُسنِ معاشرت کے دلآویز شاہکار
حق بین و حق شناس و حق اندیش و حق پرست
دنیا سے بے نیاز سراسر خدا پرست
مردِ جری، دلیر خدا ترس، بے خطر
جابر سے حرفِ راستی کہنے میں شیرِ نر
جب تک ملازمت میں رہے باصفا رہے
بے باک بے دریغ رہے بے ریا رہے

کتنوں کے کام جرأتِ رندانہ سے کئے
کتنے مقابلے دلِ دیوانہ سے کئے

حاجی نصیر مہر و محبت کی جان تھے
میرے قدیم دوست، مرے مہربان تھے
خوش خلق و شاد کام مرنجاں مرنج تھے
خندہ جبیں شگفتہ نگہ بذلہ سنج تھے
زندہ دماغ زندہ دل و زندہ ذوق تھے
معمور تھے یقیں سے سراپائے شوق تھے
چہرے کے خد و خال بشاشت لئے ہوئے
طرزِ کلام حسنِ ظرافت لئے ہوئے

مدت سے تھے علیل مگر شادماں رہے
آنکھیں ملا کے موت سے خندہ فشاں رہے

مایوسیوں میں ایک شعاعِ امید تھے
ناکامیوں میں فضلِ خدا کی نوید تھے
صحبت میں ان کی بیٹھنا راحت تھی عید کی
سو بار مل کے چاہ رہی باز دید کی
وہ شمعِ انجمن بھی خود اک انجمن بھی تھے
وہ رونقِ چمن بھی سراپا چمن بھی تھے

وہ انجمن جو اٹھ گئی دورِ حیات سے
ہاں وہ چمن جو لٹ گیا صرصر کے ہات سے

احوال ان کی زندگی کے بے مثال ہیں
اُن خوبیوں کے لوگ کہیں خال خال ہیں
آتے ہیں یاد مجھ کو وہ ایام خوشگوار
اُن کے قریب تر تھی مرے گھر کی راہگذر
میں سخت کرب میں تھا عیادت کو آ گئے
مایوس دیکھ کر مری ڈھارس بندھا گئے
کہنے لگے کہ آپ کو اللہ دے شفا
دستِ دعا سے دور نہیں رحمتِ خدا
رحمت کو خود خیال ہے کس کے غلام ہیں
منسوب ہو کے اس سے رفیع المقام ہیں
کھٹکا نہیں جو آخری ہنگام آ گیا
پروا نہیں جو کوچ کا پیغام آ گیا
دشوار ہے جو راہ ہم آسان پائیں گے
جنت سے لینے حضرتِ اقدس خود آئینگے
مومن کو چاہیئے نہ کچھ اندیشۂ ممات
ظلماتِ مرگ میں ہے رہِ چشمۂ حیات
کہنے لگے کہ عمر ہے مومن کی جاوداں
جولاں گہِ حیات کی وسعت ہے بیکراں
اک حال پر مدام نہیں انتظامِ زیست
ہستی سفر ہے ایک، نہیں ہے مقامِ زیست

دونوں جہاں کے گھر ہیں ہمارے ہی واسطے
اس گھر کو چھوڑا جب تو پھر اس گھر میں جا رہے

تسلیمِ جاں میں عذر نہ خوفِ ممات تھا
کتنا حسیں تصورِ مرگ و حیات تھا
جس میں رضائے حق تھی وہی شے پسند کی
مولیٰ سے لو لگائے ہوئے آنکھ بند کی
دل میں عزیز و اقربا کی یاد رہ گئی
پیچھے رفیقِ زندگی ناشاد رہ گئی
میت پہ اک بزرگ نے باچشمِ تر کہا
مولیٰ کی جس کو چاہ تھی مولیٰ کو پا گیا

(سعید احمد اعجاز)
لاہور

چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی یاد میں

مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب ایم اے۔ ملتان

چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم۔ (مرحوم کہتے ہوئے دل لرزتا ہے) ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ساہیوال (منٹگمری) حضرت نواب محمد الدین صاحب رضی اللہ عنہ ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر کے فرزند اکبر تھے۔ ان کی وفات کی خبر ان کے اعزہ اور اقارب کے لئے تو ایک دردناک سانحہ ہے۔ تاہم ہر شخص کیلئے بھی جسے انہیں ملنے کا کبھی اتفاق ہوا ہو کم روح فرسا نہیں۔ میں چار سال متواتر ان کے ساتھ ساہیوال میں رہا۔ اور اس طرح مجھے آپ کو نہایت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ میرا تاثر یہ ہے۔ کہ آپ بہترین دوست، شفیق ترین باپ۔ بلا کے ذہین و فہیم، پرلے درجے کے متقی و پرہیزگار اور صحیح معنوں میں مرد مومن تھے۔ تمام شعائر اسلام کی پابندی ان کی طبیعت میں اس طرح رچی ہوئی تھی کہ خلاف اسلام کوئی کام کرنا ان کے لئے ممکن ہی نہیں رہا تھا۔ یہ صفات ان کے چہرہ سے ہی عیاں تھیں۔

مجھے یہ شرف حاصل رہا ہے کہ انہیں جب کبھی ملتان آنے کا اتفاق ہوتا تو میرے غریب خانہ پر قیام فرماتے۔ ایک دفعہ نواب عاشق حسین صاحب قریشی (مرحوم) سابق وزیر حکومت پنجاب نے مجھے فرمایا کہ "تمہیں معلوم ہے کہ نواب محمد الدین صاحب کو میں چچا جان کہہ کر پکارا کرتا تھا۔ اسلئے میری خواہش ہے کہ چوہدری محمد شریف صاحب جب کبھی ملتان تشریف لائیں تو میرے ہاں ٹھہرا کریں"۔ اتفاقاً چوہدری صاحب چند دن کے بعد تشریف لے آئے۔ عشاء کی نماز کے بعد مجھے نواب صاحب کا پیغام یاد آ گیا۔ اور میں نے ان سے ذکر کیا۔ انہوں نے جواب میں فرمایا۔ "آپ کے پاس ٹھہرتا ہوں تو اکٹھے نماز ادا کرتے ہیں۔ دین کی باتیں بھی کرتے ہیں۔ بے تکلف رہتا ہوں۔ نواب صاحب کی کوٹھی میں یہ بات نصیب نہیں ہوگی اسلئے ان کو مل تو آیا کروں گا۔ لیکن رہونگا آپ کے پاس ہی!!"

آپ تقویٰ کی نہایت باریک راہوں پر چلنے والے اور مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ پر کاربند تھے۔

۱۹۳۰ء میں اُن کے چھوٹے بھائی چوہدری محمد تقی صاحب مرحوم آئی سی ایس کا مقابلے کا امتحان دینے کے لئے دہلی گئے۔ حضرت نواب محمد الدین صاحب مرحوم ان دنوں جودھپور میں وزیر تھے انہوں نے مجھے لکھا کہ میں رخصت لے کر امتحان کے دنوں میں دہلی جا کر محمد تقی صاحب کے پاس رہوں۔ چنانچہ میں نے رخصت لے لی اور اپنے پروگرام کی چوہدری محمد شریف صاحب کو بھی اطلاع کر دی۔ ملتان سے میں کراچی میل پر سوار ہوا۔ منٹگمری سٹیشن پر چوہدری محمد شریف صاحب موجود تھے۔ دیگر ہدایات کے علاوہ انہوں نے فرمایا کہ سفر میں دعا بہت قبول ہوتی ہے اس لئے دعا کرتے جائیں۔ میں نے کہا کہ میں دعا ہی کرتا آیا ہوں کہ خدا تعالیٰ عزیز کو اس امتحان میں کامیاب کر دے۔ فرمایا یہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ علیم ہے اگر میرے علم میں عزیز کا آئی سی ایس ہو جانا اس کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مفید ہے۔ تو اسے اس امتحان میں کامیابی عطا کرے۔ اور اگر تیرے نزدیک کوئی کام عزیز کے لئے اس سے زیادہ موزوں ہے تو اس کے اسباب پیدا کر دے۔ کیونکہ آئی سی ایس ہو جانا دنیوی لحاظ سے بہت بڑی کامیابی ہے لیکن دینی لحاظ سے اس سلسلہ میں قطعی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

دین کا خیال انہیں ہر معاملہ میں رہتا تھا۔ اور بغیر دین کے دنیوی کامیابی کو در خور اعتنا نہیں سمجھتے تھے۔ ان کا صاحبزادہ عزیز محمد نعیم سی ایس پی جب دسویں جماعت میں پڑھتا تھا تو اسے چند دن کے لئے میرے پاس ملتان میں بھیج دیا کہ اسے ٹیسٹ کر کے اپنی رائے سے مجھے اطلاع دیں۔ ایک ہفتہ کے بعد میں نے انہیں لکھا کہ بچہ ماشاء اللہ بہت ہوشیار ہے اور انشاء اللہ سی ایس پی ہو جائیگا۔ آپ دعا فرماتے رہیں میں بھی دعا کرتا رہوں گا۔ بواپسی ڈاک جزاکم اللہ کے ساتھ ہی دینی پہلو کے لئے بھی دعا کرتے رہیں۔

اپنے ملازموں کی عزت کرتے تھے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ غربا سے حسن سلوک سے پیش آتے تھے ایکدفعہ فرمانے لگے کہ امراء غربا کے اس سے زیادہ محتاج ہیں جتنے کہ غربا امراء کے۔ امراء کا کام تو غرباء کے سوا چل ہی نہیں سکتا۔ امیر اور غریب کی تفریق کو جہاں تک ہو سکے کم کرنا چاہیئے۔ میں نے اس موقعہ پر یہ شعر پڑھا دیا ہے

اندریں راہ جزو و کل محتاج یکدیگر اند [illegible]

حب اطہر رجسٹرڈ مکمل کورس پونے چودہ روپے ۱۳-۷۵ نرینہ اولاد گولیاں مکمل کورس نو روپے ۹/- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
مقامی دوست [illegible] خرید سکتے ہیں

عہدیداران تحریک جدید کا فرض

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں۔ انہیں صرف اپنے چندہ کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے"۔

اس ضمن میں سب سے پہلے خاکسار عہدیداران حضرات سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے وعدوں کو اپنی مالی حیثیت کے مطابق بڑھائیں اور اس کے بعد اپنے علاقہ کی بھی فکر کریں۔ صرف براعظم افریقہ کے تبلیغی تقاضوں کو ہی پیش کیا جائے تو ایک دردمند اور غیور مسلمان کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ ایسے ہی مقدس وجودوں کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار ۔۔۔ جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

اور قرآن مجید میں بھی اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ۰

(تم حقیقی نیکی کو اس وقت تک پا نہیں سکتے جب تک اپنی عزیز ترین چیزوں کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو)

مندرجہ بالا ارشادات کے تحت عہدیدار اصحاب کوشش فرمائیں کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی امسال کے لئے ۱۲ لاکھ روپے کے وعدہ جات کی توقع کو پورا کر دکھائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری حضرت چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتی ہے

مرحوم نہایت نیک۔ صالح اور درویش صفت بزرگ تھے۔ سلسلہ سے بے حد اخلاص اور محبت تھی۔ چھوٹے بڑے ہر ایک سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے دعا ہے کہ خدا تعالےٰ مرحوم کو اپنے قرب میں نہایت اعلےٰ اور بلند مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا ہر حال میں حامی و ناصر ہو۔ آمین

(امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

یہ شعر سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ یہ شعر مجھے ایک کاغذ پر لکھدو۔

جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں ان کے چہرہ سے ہی روحانیت اور تقویٰ کا اظہار ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ملتان میں میرے ہاں قیام پذیر تھے۔ مقامی گورنمنٹ کالج کے ایک ہندو پروفیسر کسی کام کے سلسلہ میں میرے پاس آئے اور کافی دیر تک چوہدری صاحب موصوف سے متفرق امور پر گفتگو کرتے رہے۔ جب وہ پروفیسر جانے لگے تو میں ان کی مشایعت کے لئے مکان سے باہر نکلا۔ باہر آکر وہ مجھے کہنے لگے کہ آپ نے اپنے مہمان کا تعارف ایڈووکیٹ کہہ کر کرایا تھا۔ میں نے کہا ہاں وہ ایڈووکیٹ ہیں کہنے لگے ایڈووکیٹ بھی ہونگے۔ لیکن تو ان کو ایک "رشی منی" (ولی اللہ)

سمجھتا ہوں۔

غرض چوہدری صاحب کی وفات سے ایک عظیم و شان شخصیت ایک خدا پرست اور خدا نما انسان ہم سے جدا ہو گیا۔ آپ کی یاد ہمیشہ ہمارے دلوں کو تڑپاتی رہے گی خدا تعالےٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کی اولاد کا حامی و ناصر ہو اور انہیں اپنے عالی مقام والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

میری ننھی بچی رضیہ آباد میں ہے چھت سے گر گئی ہے اور مجھے پاؤں میں سخت چوٹ آگئی ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

اے۔ آر۔ کے درد ۴/۳۶ ایسے سینا لائن کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے عہدیداران

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سال ۶۷-۱۹۶۶ء کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے مندرجہ ذیل عہدیداران کے تقرر کی منظوری عنایت فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ سب کی تائید و نصرت فرمائے اور صحیح معنوں میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۔	نائب مہتمم مقامی	مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر
۲۔	معتمد مقامی	" منصور احمد صاحب قمر
۳۔	ناظم تجنید	" مجید احمد صاحب سیالکوٹی
۴۔	" تربیت	" اقبال احمد صاحب نجم
۵۔	" تعلیم	" حمید علی صاحب ظفر
۶۔	" اصلاح و ارشاد	" راجہ نذیر احمد صاحب ظفر
۷۔	" خدمت خلق	" عبدالمنان خان صاحب
۸۔	" مال	" مبارک احمد صاحب کاٹھگڑھی
۹۔	" تحریک جدید	" محمد اسلم صاحب شاد
۱۰۔	" صحت جسمانی	" چوہدری اقبال احمد صاحب شاہد
۱۱۔	" وقار عمل	" خلیفہ صباح الدین صاحب
۱۲۔	" صنعت و تجارت	" محمد رفیع صاحب ناصر
۱۳۔	" اشاعت	" محمد جلال صاحب شمس
۱۴۔	" عمومی	" امین اللہ خان صاحب سالک
۱۵۔	" اطفال	" خواجہ عبدالمومن صاحب
۱۶۔	" محاسب	" چوہدری محمد ابراہیم صاحب

(خاکسار:۔ عطاء المجیب راشد مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ)

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے تربیتی جلسے

گوبیکی ضلع گجرات

جماعت احمدیہ گوبیکی ضلع گجرات نے ایک جلسہ ۹/۱۱/۶۶ کو منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد راجہ نصیر احمد صاحب مربی گجرات، چوہدری محمد علی صاحب ظفر اور نصیر احمد صاحب ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ یہ اجلاس اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہا۔

دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء ۷½ تا ۱۰ بجے شب جاری رہا جس میں محترم قاری اور مکرم نصیر احمد صاحب ناصر ایم اے شاہد نے تقاریر کیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر دو اجلاس نہایت کامیاب رہے۔ اور بکثرت غیر از جماعت احباب نے بھی ان تقاریر کو توجہ سے سُنا۔ بیرونجات سے آمدہ مہمانوں کے لئے قیام و طعام کا معقول انتظام مقامی جماعت نے کیا۔

(نامہ نگار)

سدوکی ضلع گجرات

مورخہ ۱۸/۱۱/۶۶ کو بعد نماز عشاء جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم محمد علی صاحب ظفر شاہد نے تلاوت کلام پاک کی اور مکرم ماسٹر غلام قادر صاحب نے نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد، مکرم نصیر احمد صاحب شاہد اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ قریبی دیہات سے احمدی اور غیر از جماعت احباب نے بکثرت شمولیت کی لاؤڈ سپیکر کا بھی معقول انتظام تھا۔ خواتین کے لئے پردہ اور بیرونجات سے آنیوالے مہمانوں کے لئے قیام و طعام کا جماعت سدوکی نے انتظام کیا۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

(نامہ نگار)

تہال (گجرات)

پہلا اجلاس:۔ جماعت احمدیہ تہال ضلع گجرات کا ایک جلسہ سیرت النبی مورخہ ۱۵/۱۱/۶۶ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ تہال میں منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید صابر حسین متعلم جامعہ احمدیہ نے کی۔ نظم "بعنوان سلام بحضور سید کونین" ادریس احمد نے خوش الحانی سے پڑھی بعد ازاں سیرۃ النبی کے موضوع پر مکرم مولوی غلام احمد صاحب ارشد نے لیکچر دیا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ جو کہ جماعت احمدیہ مقامی نے خود حال ہی میں خریدا ہے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام بھی موجود تھا۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس:۔ دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء مسجد مقامی میں مورخہ ۱۶/۱۱/۶۶ کو ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ اس میں مکرم مولوی غلام احمد صاحب ارشد نے باہمی محبت، اتفاق اور اتحاد نیز تبلیغ کی اور نظام جماعت کی پابندی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ والدین کو بچوں کی تربیت، قرآن کریم پڑھنے اور نماز پنجگانہ بالالتزام ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح تیسرا اجلاس مورخہ ۲۰/۱۱/۶۶ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ مقامی میں ہوا۔ ۱½ گھنٹے تک مختلف مسائل پر تقاریر ہوئیں۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ تہال)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان کے سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۴۳ :- میں غلام فاطمہ زوجہ مرزا محمد ابراہیم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن جہلم ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

۱۔ حق مہر مبلغ پانچ سو روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں

۲۔ بالیاں طلائی وزنی ۴ ماشہ مالیتی یک صد روپے۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

دشرط اوّل -/۱ روپیہ)

الامۃ :- نشان انگوٹھا غلام فاطمہ

گواہ شد :- مرزا محمد ابراہیم خاوند موصیہ معرفت مرزا محمد اسلم کلرک ریلوے کالونی مکان نمبر ۱۲۵۔ جہلم

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۱۸۵۴۴ :- میں غلام سکینہ زوجہ ملک مبارک احمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چکوال ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

۱۔ حق مہر مبلغ دو صد پچاس روپے جو ابھی بذمہ خاوند ہے

۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے :-

۱۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد

۲۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی

کل مالیتی چار صد روپے

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرط اوّل -/۱ روپیہ)

الامۃ :- غلام سکینہ

گواہ شد :- مبارک احمد خاوند موصیہ متصل مسجد احمدیہ چکوال

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا چکوال ضلع جہلم۔

مسل نمبر ۱۸۵۴۵ :- میں نیک محمد ولد حبیب اللہ قوم کھوکھر پیشہ تجارت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن بھون ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۔۔۔ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۸/۱/۶۶ سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

(شرط اوّل -/۱ روپیہ)

العبد :- نیک محمد۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھون۔ تحصیل چکوال ضلع جہلم۔

گواہ شد :- عبد الخالق بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھون۔

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ بھون ضلع جہلم۔

مسل نمبر ۱۸۵۴۶ :- میں قریشی محمود احمد بلوچی ولد قریشی قمر احمد۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ڈاکخانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۱۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱/۶/۶۶ سے منظور فرمائی جاوے۔

(شرط اوّل -/۲ روپیہ)

العبد :- قریشی محمود احمد بلوچی معرفت قریشی محمد اسحٰق صاحب، واہ کینٹ۔

گواہ شد :- ایم اسحٰق قریشی سیکرٹری وصایا واہ کینٹ۔

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ واہ کینٹ۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

منیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

مکمل سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (چوبیس جلدوں میں) رعایتی قیمت -/۱۹۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ :- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

شریعت نے تو مستورات کو بعض عورتوں سے بھی پردہ کرنے کا حکم دیا ہے

ان عورتوں کے سوا جن کے متعلق تسلی ہو ہر عورت کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیات ۳۱، ۳۲ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ..... الخ (جن میں پردہ کا حکم دیا گیا ہے) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

وہ پھر فرماتا ہے وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ الخ۔ اس قسم کی زینت سوائے اپنے خاوندوں یا باپ دادوں کے یا اپنے خاوندوں کے باپ دادوں کے یا اپنے بیٹوں، پوتوں کے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں پوتوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں پوتوں کے یا اپنی بہنوں کے بیٹوں پوتوں کے یا اچھے طور طریق والی عورتوں کے یا جو ان کے غلام ہیں اور کسی پر ظاہر نہ کریں یا سوائے ایسے نوکروں کے جو شہوت کی عمر سے باہر ہیں یعنی بہت بوڑھے ہیں یا سوائے ایسے بچوں کے جن میں ابھی احساس شہوت پیدا نہیں ہوا۔

اَوْ نِسَآئِهِنَّ سے پتہ لگتا ہے کہ بعض عورتوں سے بھی پردہ کرنا ضروری ہوتا ہے ہر ملک میں یہ رواج ہے اور ہمارے ملک میں بھی تھا۔ گو اب کم ہو گیا ہے کہ بدچلن لوگوں نے آوارہ عورتیں رکھی ہوئی ہوتی ہیں جو گھروں میں جا کر آہستہ آہستہ عورتوں کو ورغلاتی اور انہیں نکال کر لے جاتی ہیں اس قسم کی عورتوں کو روکنے کے لئے شریعت نے یہ حکم دیا ہے کہ ہر عورت کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے بلکہ وہی عورتیں آئیں جن کے متعلق اس قسم کا کوئی خطرہ نہ ہو۔ اور ان کے حالات سے پوری واقفیت ہو۔ اگر کوئی شخص تاریخ کا مطالعہ کرے تو اسے معلوم ہو گا کہ سپین اور ہندوستان میں عورتوں کی وجہ سے ہی تباہی آئی ہے۔

سپین کے عیسائیوں نے جب مسلمانوں میں اپنی عورتیں پھیلائیں اور ان سے طرح طرح کے گندے کام لئے اور انہیں اپنے مذہب کے پھیلانے کا ایک ذریعہ بنایا اور بہت سی مسلمان عورتوں کے خیالات کو بدل دیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی نسلوں میں عیسائیت کے خلاف کوئی جوش نہ رہا اور وہ ان سے اس قدر مل جل گئے کہ عیسائیوں کو ان پر اقتدار حاصل ہو گیا دوسری طرف عیسائیوں نے اپنی عورتوں کے ذریعے مسلمانوں میں عیاشی اور آرام طلبی کی عادت ڈال دی جس سے ان میں نہ غیرت اسلامی رہی اور نہ لڑنے کی طاقت رہی۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ عیسائیوں نے مسلمانوں کے ملک پر قبضہ جمانا شروع کیا اور وہ بڑھتے بڑھتے غرناطہ کی دیواروں تک آ پہنچے مگر مسلمان پھر بھی بیدار نہ ہوئے اور وہ اپنے عیش میں اس طرح مست رہے کہ گویا شہر کے باہر فوج نہیں بلکہ برات پڑی ہے آخر انہوں نے اپنا وطن ترک کرنے کی ٹھانی اور افریقہ جانا چاہا مگر عیسائی انہیں کب واپس جانے دیتے تھے انہوں نے وہ جہاز ڈبو دیئے جن میں خود عیسائی بادشاہ کی اجازت سے مسلمانوں نے اسلامی لٹریچر کی کتابیں بھری تھیں اور اس طرح سپین سے اسلام اور مسلمانوں کا نام تک مٹا دیا اسی طرح ہندوستان میں بھی عیسائی مشنریوں نے مسلمانوں کے گھروں میں جا جا کر کئی عورتوں کو عیسائی بنا لیا تھا لیکن افسوس ہے کہ مسلمان اب بھی ایسے پادریوں کے سکولوں میں اپنی لڑکیاں داخل کرتے ہیں جہاں پڑھانے والی عیسائی عورتیں ہوتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ لڑکیاں خود مذہب سے بیزار ہو جاتی ہیں اور اسلام پر ہنسی اڑاتی ہیں۔ الا ماشاء اللہ

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عورتوں کے متعلق بھی پہلے تحقیق کر لیا کرو کہ ان کا چال چلن کیسا ہے اور جب تمہیں اطمینان ہو جائے تو پھر انہیں گھر میں آنے کی اجازت دو اور یہی نِسَآئِهِنَّ سے مراد ہے یعنی وہ عورتیں جو تمہارے گھروں میں آئیں ایسی دیکھی بھالی ہوں کہ گویا تمہاری اپنی ہی عزیز ہیں۔" (تفسیر کبیر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● لندن ۲۵ نومبر:- صدر ایوب خان نے کل لنچ کے بعد برطانوی وزیر اعظم مسٹر ولسن سے دوبارہ ملاقات کی دونوں رہنماؤں کی بات چیت جو مسٹر ولسن کی سرکاری رہائش گاہ پر ہوئی دس منٹ تک جاری رہی باخبر حلقوں نے دونوں رہبروں کی اس بات چیت کو رسمی مگر اہم قرار دیا ہے۔ صدر ایوب اور ولسن کی بات چیت گزشتہ جمعہ کو بھی ہوئی تھی جو بیس منٹ تک جاری رہی۔ دریں اثناء کل برطانوی صنعتوں کی فیڈریشن جو ۱۴ ہزار کمپنیوں ۲۰۰ سو ٹریڈ ایسوسی ایشن کی نمائندگی کرتی ہے۔ اور آج دن کی فیڈریشن نے صدر ایوب کے اعزاز میں لنچ دیا شام کو صدر ایوب نے کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ تھیٹر میں ایک ثقافتی شو دیکھا جہاں ملکہ الزبتھ اور ان کے خاوند ڈیوک آف ایڈنبرا نے میزبان کے فرائض انجام دیئے

● لندن ۲۵ نومبر۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ چین کو اس کا جائز مقام دیئے بغیر دنیا کے امن کو مستحکم نہیں بنایا جا سکتا۔ اور جب تک بڑی طاقتوں کی حیثیت سے امریکہ اور روس میدان میں رہیں گے عالمی کشیدگی برقرار رہے گی۔ صدر نے کہا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ چین ایشیا کی قیادت کے لئے لڑ رہا ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ امریکہ اور روس سے اپنے وجود کو منوانا چاہتا ہے وہ ایک ڈنر میں تقریر کر رہے تھے۔ جو کل پاکستان سوسائٹی نے ان کے اعزاز میں دیا تھا۔

صدر نے کہا کہ عالمی معاملات میں توازن اور امن کو مضبوط بنانے کے لئے ضروری ہے کہ چین کو عالمی برادری میں اس کا جائز حق دے دیا جائے اور اس کے وجود کو تسلیم کیا جائے انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو دنیا آئندہ دس پندرہ سال تک پریشانی کا شکار رہے گی۔ دولت مشترکہ پر تبصرہ کرتے ہوئے پاکستان کے سربراہ نے کہا کہ امید ہے کہ دولت مشترکہ کی اہمیت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور وہ وقت بھی آئے گا جب اسے امن کے استحکام اور حصول کے ادارہ کی حیثیت سے جانا پہچانا جائے گا۔

● واشنگٹن ۲۵ نومبر۔ امریکی وزیر دفاع رابرٹ میکنامارا نے کہا ہے کہ امریکہ کے پاس ایسے ہنگامی منصوبے بھی موجود ہیں جن پر عوامی جمہوریہ چین کے ساتھ جنگ کی صورت میں عمل ہو سکتا ہے مسٹر میکنامارا نے یہ بات اگست ۱۹۶۴ء میں امریکی سینیٹ کی امور خارجہ اور فوجی خدمات کی کمیٹی کے خفیہ اجلاس میں کہی تھی انہوں نے اجلاس میں یقین دلایا تھا کہ اگر چین کے ساتھ جنگ چھڑ جائے تو امریکہ اس سے نمٹنے کے لئے پوری طرح تیار ہے مسٹر میکنامارا کا یہ بیان نہایت پیچیدہ سنسر کے بعد کل جاری ہوا ہے۔

● لاہور ۲۵ نومبر۔ مغربی پاکستان اسمبلی میں آئندہ پیر کے روز حکومت کی خوراک و شوگر پالیسی اور گندم کی قیمتوں پر عام بحث ہو گی۔ اس امر کا اعلان کل اسمبلی کے اجلاس میں قائد ایوان، وزیر خوراک ملک خدا بخش نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ گندم کی قیمتوں اور خوراک کی قلت سے متعلق التوا کی تحریکیں کو زیر غور لایا جائے تا کہ اس مسئلے پر پورا ایک دن بحث کی جا سکے۔

● ڈھاکہ ۲۵ نومبر۔ وزیر دفاع وائس ایڈمرل اے آر خان نے کہا ہے کہ پاکستان کے غیور عوام اور اس کی بہادر فوجیں مقدس وطن کے چپے چپے کا دفاع کریں گی۔ اور ہر حملہ آور کو کچل کر رکھ دیں گی۔ انہوں نے کہا کہ قوم میں پاکستان کے لئے بے پناہ محبت اور قومی اتحاد موجود ہے اور اس کا مظاہرہ گزشتہ سال ستمبر کی جنگ کے دوران کیا جا چکا ہے۔

وہ کل یہاں وزیر دفاع بننے کے بعد پہلی مرتبہ قومی اسمبلی سے خطاب کر رہے تھے۔ قومی اسمبلی کا سرمائی اجلاس کل ڈھاکہ میں شروع ہوا ہے۔

● لاہور ۲۵ نومبر۔ صوبائی حکومت کے اعلان کے مطابق مغربی پاکستان کی تمام فلور ملوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی تمام ضروریات کی کفالت کے لئے درآمد شدہ گندم سرکاری گوداموں سے فوری طور پر سوا سترہ روپے من حاصل کریں۔ اور آٹا ایسے نرخوں پر فروخت کریں جو سوا اٹھارہ روپے من سے زیادہ نہیں ہونے چاہئیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴